Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp: 57-70
ISSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا کی تصنیفی خدمت کا تجزیاتی مطالعہ

محمد عبدالحمید[1]، حافظ حامد علی اعوان[2]

ABSTRACT- In this paper we have analyzed the scholarly contribution of a leading religious educational and research institution "Darul Uloom Eid Gah Kabirwala." Most of the research work of the scholars of this institutions are the form of text books which belong to the Dars-e-Nizami Syllabus (Equal to Master level). We also studied Fatawas (Jurisprudence) of the scholars of this institution. After in-depth analysis, we conclude that the books of this academic institution are very beneficial for the ethical, spiritual and educational development of people and the society. We, therefore, suggest that the knowledge created by this institution must be disseminated on social media for the benefit of the students, teachers and researchers because it is a valuable scholarly work and beneficial for the whole Muslim world.

Key words: Quran, Hadees, Fatawa, Religious ideology.

Type of study: **Original research article**

paper received: 15.04.2017
paper accepted: 30.06.2017
Online published: 01.07.2017

1.M. Phil scholar, Department of Islamic studies, Institute of southern Punjab, Multan- Pakistan. Cell# +923064577248. Abdulhameed12meel@gmail.com
2.Lecturer, Department of Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University, Multan. hafizhamidali@gmail.com. Cell # +923006387854.

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp: 57-70
ISSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

مدرسہ کا لغوی و اصطلاحی مفہوم:

لفظ المدرسہ دراصل مادہ "درس" سے اسم مصدر ہے۔ یہ عربی زبان کا لفظ ہے اس لفظ کا اطلاق اس جگہ پر بھی ہوتا ہے جہاں قرآن مجید پڑھا جائے اور مدرس ،کتاب، مکتبہ خانہ کے معنوں میں بھی آیا ہے۔[1] 'مدرسہ' سے مراد ایسی جگہ تھی جو فکری خصوصیات کی حامل تھی اور اس کے مخصوص مقاصد اور طریقہ ہائے کار تھے جو کہ اس کی شناخت تھے اور اسی بناء پر مدرسہ نے ترقی کی۔

'مدرسے' فروغ تعلیم اور طلبہ کی حالت پر توجہ کرنے کے مخصوص ادارے تھے ان میں طلبہ کی رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی تھی علم پھیلایا جاتا تھا اور طلبہ تک ان کی دسترس کو یقینی بنایا جاتا تھا۔

مدارس کا اطلاق کتاب خانوں اور پڑھنے پڑھانے کی جگہ پر بھی ہوتا تھا۔اس طرح ایک محقق نے خاندان رسالت کے گھروں کو مدارس سے تشبیہ دی ہے کیونکہ وہاں تلاوت قرآن ہوتی تھی اور درحقیقت اس سے ان مقامات کو مدارس آیات کہنا اس لیے ہے کہ وہاں قرآن خوانی ہوتی تھی [2]۔ امام ابو منصور ثعلبی(م۴۲۹ھ) کا تعلق نیشا پور سے ہے۔اس شہر کے لوگوں کو دیگر اسلامی شہروں پر تعمیر مدارس میں سبقت حاصل ہے ۔امام موصوف اپنی کتاب 'فقہ اللغہ' میں کہتے ہیں۔

المدارس مکان درس الکتب[3]۔ (مدارس کتابیں پڑھنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔)

یہاں پر ثعلبی نے مدرسہ کا لفظ کتابیں پڑھنے کی جگہ کو قرار دیاہے۔یہ بات ہر شبہ سے بالاتر ہے کہ مدارس کا قیام محض تعلیم کے لیے نہیں ہے بلکہ تعلیم کے ساتھ ان کا اس سے بھی اونچا مقصد طلباء کی ذہنی و فکری اصلاح ،عملی و اخلاقی تربیت بھی ہے اس لیے یوں کہا جا سکتا ہے کہ مدارس دو کاموں کے ذمہ دار ہیں۔ایک یہ کہ طلباء میں علمی صلاحیت پیدا اور دوسرے یہ کہ ان میں صالحیت پیدا کریں۔ لہٰذامدارس کا کام عام سکولوں و کالجوں کے لحاظ سے بڑا بھی ہےاور بڑھا ہوا ہے[4]۔

عالم اسلام کے ابتدائی مدارس:

نبی کریم ﷺ کے عہد میں مسجد کی تعلیمی حیثیت بالکل واضح تھی اور وہی طرز عمل مسلمانوں کے لیے مشعل راہ بنا۔ مثال کے طور پر عہد نبوی میں مسجد نبوی میں قرآن پاک کی تعلیم دی جاتی، قرآنی آیات و الفاظ کے معانی و مفہوم بیان کیے جاتے۔ حدیث کی تحصیل کے لیے لوگ دور دراز سے حاضر ہوتے۔ ابن ماجہ میں ہے کہ مسجد نبوی میں دو حلقے قائم تھے۔ ایک حلقہ عابدوں زاہدوں کا تھا اور دوسرا علم حاصل کرنے والوں کا۔ آنجناب ﷺ کاگزر ہواتو آپ ﷺ زاہدوں کے حلقے کو چھوڑ کر متعلمین کے حلقے میں جا بیٹھے اور فرمایا:

انما بعثت معلماً۔[5] (مجھے معلم بنا کر مبعوث کیا گیا۔)

صفہ اور اصحاب صفہ:

اسلام کا سب سے پہلا با ضابطہ دار العلوم مدینہ کی مسجد نبوی بنی۔ اس کے شمالی گوشہ میں ایک چبوترہ تھا، آنے جانے والے حضرات اور وہ صحابہ کرام یہاں قیام رکھتے تھے جنہوں نے اپنی زندگیاں اسلام سیکھنے سکھانے کیلیے وقف کر دی تھیں۔ یہ چبوترہ صفہ کہلاتا ہے اور اس کے تعلیم یافتہ حضرات اصحاب صفہ کے نام سے موسوم ہیں ایک وقت میں ان کی تعداد ستر تک پہنچ گئی تھی ۔

حضور اکرم ﷺ بذات خود نگران اور معلم تھے حضرت عبادہ بن الصامت حضرت سعید بن العاص اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے بھی گاہ بگاہ یہاں درس دیئے[6]۔

عہدِ خلفائے راشدین کے مشہور مراکز علمی :

اس مبارک دور میں اسلامی تعلیمات کو عام کرنے کا خصوصی اہتمام کیا گیا ،جا بجا درسگاہیں کھولی گئیں ،کتاب و سنت کے علاوہ نوشت را خواند ،شہسواری اور لغت عربی کی تدریس کا خصوصی اہتمام کیا جاتا تھا ،بلاغت اور مسائل فقہ پر خاص توجہ دی جاتی تھی۔خلافت راشدہ میں اور اس کے بعد بھی تعلیم و تعلم کی کیفیت یہ رہی کہ ہر عالم اپنی جگہ ایک مستقل مرکز علم رہا۔کبھی ایسا ہوتا حکومت اور ارباب حکومت ان شیوخ آئمہ اور علما کو معاش سے مستغنی کر دیتے بصورت دیگر وہ اپنی معاش بھی پیدا کرتے تھے اور ساتھ ساتھ علم و حکمت سے لوگوں کے دل بھی معمو ر کرتے[7]۔

دینی مدارس ایک منظم ادارہ ہیں جو اپنے وقت میں جدید علوم کے مراکز تھے ،اور مسلم ریاست کی تمام علمی، عملی ضرورت کو پورا کرتے تھے لیکن مغرب کے غلبہ کے نتیجے میں اور اسکی علمی ترقی سے اپنے کو علیحدہ رکھنے کی وجہ سے ان کی یہ اہمیت قائم نہ رہی ،دور غلامی میں وہ اسلام کی شمع کو روشن رکھنے والے تھے۔اور اب حصول آزادی کے بعد وہ اپنی خوبیوں اور خامیوں کے ساتھ ایک ایسی حقیقت کے طور پر موجود ہیں جس سے آنکھیں بند نہیں کی جاسکتیں، یہ اپنے طلبہ کی ابتدا سے انتہا تک مکمل تعلیم و تربیت کے ذمہ دار ہوتے ہیں اقامتی ہوتے ہیں اور یہاں طلبہ کےلیے کسی فیس کا تصور نہیں ہے طلبہ اور اساتذہ جو کچھ بھی نصاب میں ہے اسے بڑی محنت سے پڑھتے اور پڑھاتے ہیں مختلف مکاتب فکر کے نمائندے ہوتے ہیں علماء عوام الناس کی مذہبی زندگی کے راہنما ہوتے ہیں مسجد جیسا اہم ادارہ ان کے ہاتھ میں ہوتاہے[8]۔

مدرسہ نظامیہ، بغداد، مدرسہ سلطان محمود غزنوی ، جامعہ قرطبہ، مدرسہ امام ابوحنیفہ، جامعہ ازہر (مصر) یہ مدارس بھی اسلام کے ابتدائی مدارس میں سے ہیں۔

دینی مدارس تاریخ کے آئینے میں

تاریخ میں مدارس اسلامیہ کی دو اقسام ملتی ہیں، جن میں نجی مدارس اور سرکاری مدارس۔

نجی دینی مدارس:

شروع میں اس قسم کا مدرسہ ایک گھر پر مشتمل ہوتا تھا۔جہاں استاد پہلے شاگردوں کے ساتھ اجتماع منعقد کرتا تھا اگر استاد مالی لحاظ سے خوشحال ہوتا تو زیادہ تر اس کا گھر ہی اس مقصد کے لیے استعمال ہوتا تھا وگرنہ شہر کے ان عالموں سے دلچسپی رکھنے والے ارباب ثروت استاد کی تدریس کے لیے مدرسہ قائم کرتے تھے اس سلسلہ میں مدرسہ کی تاسیس کی تاریخ صحیح طور پر معلوم نہیں اس سلسلہ میں کل قدیم ترین اطلاعات جو ہیں وہ امام ابوبکر فورک اصفہانی کے مدرسہ سے متعلق ہیں۔آپ کا ۴۰۵ھ میں انتقال ہوا۔ابن عماد حنبلی کے بقول آپ نے نیشا پور میں ایک مدرسہ تعمیر کیا اور اس میں مختلف علوم کی تدریس کا اہتمام کیا۔یہ ایک قدرتی بات ہے کہ اس عالم دین کی وفات سے قبل ہی یہ مدرسہ بنا ہوگا[9]۔

دارالعلوم دیوبند:

ہندوستان میں انگریزی استبداد ۱۸۵۷ء میں مکمل طور پر قائم ہوا اور اس کے نو سال بعد یہ ۱۲۸۳ھ کے ماہ محرم ۳۰ مئی ۱۸۶۶ء کی پندرھویں تاریخ تھی جب دارالعلوم کے قیام کی پہلی اینٹ رکھی گئی اور دیوبند کی سر زمین پر وہ پاکیزہ بیج بویا گیا جس سے اگنے والے تناور درخت کی ٹھنڈی چھاؤں اور خوش ذائقہ میووں سے عرب و عجم کے ایک بڑے حصے نے فائدہ اٹھانا تھا[10]۔

مدرسہ مظاہر العلوم:

دارالعلوم دیوبند کے بعد سہارن پور کے مدرسہ مظاہر العلوم کا نمبر ہے یہاں سے بھی بڑی تعداد میں علماء اور علم دین کے مخلص و خدمت گزار فارغ ہو کر نکلے ہیں ،جنہوں نے خاص طور پر فن حدیث کی بڑی خدمت کی ہے،متعدد کتب حدیث کی شرحیں ان کے قلم سے نکلی ہیں[11]۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء:

ندوۃالعلماء کی فکری تحریک ۱۳۱۱ ھ ۱۸۹۲ء میں وجود میں آئی اس کے بانی مولانا سید محمد علی مونگری تھے ان کے نامور رفقاء و تلامذہ خاص طور پر علامہ سید سلیمان ندوی اور ہندوستان کے ممتاز علماء اور اہل فکر و نظر نے کی ،جو نظامت اور معتمدی کے منصب پر فائز رہے۔اس تحریک کی بنیاد اس نظریہ اور اصول پر تھی کہ نصاب تعلیم ایک تغیر و ترقی پذیر ذریعہ تعلیم و تربیت ہے جس کو زمانہ کی تبدیلیوں اور تقاضوں کے مطابق دینی روح و مقاصد ،بنیادی عقائد اور اساسی علوم کی حفاظت کے ساتھ بدلتے اور ترقی کرتے رہنا چاہیے فرنگی محل کی درمیانی کڑی ثابت ہوئی[12]۔

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp: 57-70
ISSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

جامعہ اشرفیہ لاہور:

اگست 1947 ء1369ھ میں پاکستان وجود میں آیا اور حضرت مفتی حسن امرتسری مشرقی پنجاب نےقائم کیا۔ جو نہ صرف شہر لاہور اور اس کے ملحقہ علاقوں کےلیے کافی ہو بلکہ پورے پاکستان کی تعلیمی ضروریات کو پورا کر سکے[13]۔

سرکاری مدارس ۔ (مدارس دولتی):

برصغیر پاک و ہند میں عربوں نے سب سے پہلے سندھ اور ملتان کے علاقے فتح کیے ۔ابو حفص بن ربیع محدث بصری ۲۱۴ھ اسی دور میں سندھ آئے وہ تبع تابعین میں سے تھے اور خیال کیا جاتا ہے کہ احادیث روایت کرنے کی بناء پر وہ اس علاقے میں مرکزی اہمیت کے حامل رہے ہوں گے ۔محمد بن قاسم نے ۷۱۱ ء میں سندھ پر قبضہ کیا لیکن اس کے اثرات دیر پا ثابت نہیں ہوئےجلد ہی سندھ کی اہمیت ختم ہو گئی ۹۸۰ ء کے قریب ملتان پر قرامطہ نے قبضہ کر لیا اور اسے اپنے عقائد کی اشاعت کا مرکز بنالیا۔ عربوں کے بعد غزنویوں کا دور آیا اس خاندان کے مشہور حکمران محمود غزنوی نے ۱۰۲۶ میں پنجاب کو اپنی سلطنت میں شامل کیا وہ علم و دانش کا دلدادہ تھا ۔اس نے دور دراز ایشیائی ممالک کے علماء کو اپنے دربار میں جمع کیا ۔خود بھی فارسی کے علاوہ عربی کا عالم تھا۔ یہ شہر ہر زمانے میں اسلامی علوم کا مرکز بنا ۔

جامع الازہر:

اس جامعہ کا شمار عالم اسلام کی اولین و قدیم ترین جامعات میں ہو تا ہے جن کی عمارت فن تعمیر کا نادر نمونہ تھی۔ ۷ رمضان ۳۶۱ ھ ۲۲ جون ۹۷۲ ء کو اس کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی فاطمی خلفاء اپنے بجٹ کا وافر حصہ تعلیم و تدریس پر صرف کرتے تھے جن کا تخمینہ ستاون ہزار دینار سالانہ تھا یہ دارالعلوم اس لحاظ سے منفرد حیثیت رکھتا ہے[14]۔

مدرسہ نظامیہ، بغداد:

اس مدرسہ کی نسبت اس کے بانی نظام الملک طوسی کی طرف ہے جو سلجوقی دور کا وزیراعظم تھا۔ یہ مدرسہ ۴۵۹ھ میں قائم

ہوا۔ شاہی سرپرستی میں چلنے والا یہ مدرسہ طلبہ اور اساتذہ کیلئے ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ تھا۔ امام غزالی اور امام ابو

اسحاق شیرازی اس مدرسہ کے اساتذہ تھے[15]۔

مدرسہ عالیہ کلکتہ:

یہ درسگاہ ملک میں برطانوی حکومت کی طرف سے مشرقی زبانوں اور دینی تعلیم کےلیے قائم کی گئی تھی اس کے نصاب میں فلسفہ ،دینیات ،فقہ،علم ہیت،ریاضی ،منطق ،صرف و نحو اور عروض کے مضامین شامل تھے ۱۸۵۰ء میں شعبہ عربی کے ساتھ اینگلو عربی شعبہ انگریزی اور شعبہ بنگلی کا بھی اضافہ ہو گیا۔اور اس طرح یہ درسگاہ ایک محکمانہ اور سرکاری مدرسہ کی صورت اختیار کر گئی[16]۔

جامعہ عباسیہ بہاولپور:

۱۳۴۳ ھ بمطابق ۱۹۶۵ء میں بہاولپور شہر میں جامعہ عباسیہ کی بنیاد پڑی جامعہ کو نواب سر صادق محمد خاں صاحب بالقابہ والی ریاست کی سر پرستی تھی جناب مولانا غلام حسین صاحب اس زمانے میں ریاست کے وزیر داخلہ اور وزیر تعلیم تھے آپ نے جامعہ کے قیام میں نمایاں دلچسپی لی۔

دارالعلوم عید گاہ کبیروالا کا تعارف و بانیان مدرسہ:

دارالعلوم کبیروالا ملک کے معروف دینی جامعات میں سے ایک ہے جس کی بنیاد انور العلماء حضرت مولینا علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ علیہ کے دارلعلوم دیوبند کےمایہ ناز مدرس ،صاحب نسبت بزرگ حضرت مولانا محمد عبدالخالق صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۵۲ء میں رکھی ۔حضرت مفتی صاحب نے اپنی زندگی میں ہی حضرت مولانا محمد منظور الحق صاحب نور اللہ مرقدہ کو باوجود ان کے انکار کے ان کی بے پناہ ظاہری و باطنی اور انتظامی صلاحیتوں کی بناء پر انتظام و انصرام سپرد فرمایا۔آپ کے بعد احتمام کا بوجھ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی علی محمد صاحب نور اللہ مرقد ہ نے اٹھایا۔ شیخ الحدیث مولانا مفتی علی محمد نوراللہ مرقدہ کی وفات کے بعد مجلس شوریٰ جامعہ دارالعلوم کبیروالا نے آپ کے فرزند ارجمند صاحبزادہ حضرت مولانا مفتی محمد انور صاحب نوراللہ مرقدہ کو دارالعلوم کا اہتمام سپرد کیا۔ حضرت موصوف کے داغ مفارقت کے بعد مجلس شوریٰ و مجلس عامہ نے دارالعلوم کے مایہ ناز استاذالحدیث حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو اس بار گراں کے لیے منتخب کیا۔جو اب تک اپنے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔

دارالعلوم کے انتظامی شعبہ جات :

دارالعلوم کے انتظامی شعبہ جات میں ، شعبہ داخلہ ،شعبہ امتحانات ، مطبخ و مطعم ، شعبہ تعمیرات،دارالاقامہ (ہاسٹلز) ، جامع مسجد دارالعلوم، جنریٹر کا انتظام،میڈیکل ڈسپنسری،کے اہم شعبہ جات شامل ہیں۔

دار العلوم کے تعلیمی شعبہ جات :

دار العلوم نے دین اسلام کی ترویج و اشاعت و تحفظ اسلام کے لیے مختلف شعبہ جات قائم ہیں۔جن میں شعبہ قرآن حفظ و ناظرہ ، شعبہ تجوید، تخصص فی الفقہ اور دار الا افتاء ، معہد الغۃ العربیہ، شعبہ میٹرک ، شعبہ تعلیم البنات، شعبہ خطاطی، دراسات دینیہ، مکتبہ دار العلوم، درس نظامی ، کے اہم شعبہ جات شامل ہیں۔ دورہ حدیث درس نظامی پڑھنے والے طلباء کا آخری سال ہوتا ہے جسے درجہ عالمیہ بھی کہا جاتا ہے۔ وفاق المدارس العربیہ کے تحت دورہ حدیث پڑھنے والے طلباء کو ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) کی طرف سے ایم اے اسلامیات اور ایم اے عربی کے مساوی ڈگری دی جاتی ہے۔جامعہ دار العلوم میں دورہ حدیث کے فارغ التحصیل طلباء کی تعداد ۱۰۰ کے لگ بھگ رہتی ہے۔دار العلوم کا نصاب تعلیم و فاق المدارس العربیہ پاکستان کے مطابق ہے[17]۔

دار العلوم عیدگاہ کبیروالا کی تصنیفی خدمات:

دار العلوم کے اس شعبہ کی تصنیفات کی تعداد بہت زیادہ ہے ادارہ کے شعبہ تصنیف و تالیف کی بدولت بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں ۔اور بہت سی کتب تکمیل کے مراحل میں ہیں۔

درس نظامی کی شائع شدہ کتب:

دار العلوم کے شعبہ تصنیف و تالیف کے درس نظامی کی کتب کی شروحات شائع کرنے میں گراں قد خدمات سرانجام دی ہیں ان کی شائع کردہ شروحات سے پاکستان بھر کے مدارس استفادہ کر رہے ہیں ان کے شعبہ تصنیف و تالیف کے نامور مفتیان عظام اور علماء کرام اس شعبہ میں خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔

ارشاد النحو اردو شرح ہدایۃ النحو:

اس کتاب کے کل 400 صفحات یہ کتاب ابواب کے تحت نہیں لکھی گئی چھوٹے چھوٹے ذیلی عنوانات دئیے گئے ہیں یہ

کتاب درس نظامی کے درجہ دوم کے الدرجہ الثانویہ العامہ میں پڑھائی جاتی ہے۔ یہ علم نحو کی مشہور ترین کتاب ہے۔ اس کتاب کے ابتدائی عنوانات میں مصنف نے علم نحو کا معنی و مفہوم ،تعریف ،علم نحو کا مقام غرض و غایت اور علم نحو کی مختصر تاریخ بھی بیان کی ہے۔ نحوی مسائل اور قواعد و ضوابط کے استحضار کے لیے یہ کتاب بے حد نافع ہے اس کتاب کے 148 ذیلی عنوانات ہیں اور آخر میں وفاق کے سابقہ امتحانات میں آنے والے سوالات کے جوابات بھی طلباء کی امتحانی تیاری میں آسانی کے لیے دئیے گئے ہیں ۔ان سوالات کی تعداد 165 ہے۔یہ کتاب آسان اردو ترجمہ لغوی اور اصطلاحی تشریحات جیسی خصوصیات کی حامل ہے۔

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp: 57-70
ISSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

علم الصرف جدید المسمی بانعام الصرف:

یہ 208 صفحات پر مشتمل ہے یہ کتاب درس نظامی کے درجہ اولیٰ میں پڑھائی جاتی ہے مصنف نے اس کتاب کو ذیلی عنوانات کی صورت میں لکھا ہے ۔ اصل کتاب ارشاد الصرف ایک فارسی زبان میں لکھی ہوئی کتاب ہے وہ سب اس کتاب میں آسان انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ او ر اس میں موجود ہے جو قوانین اور باتیں ارشاد الصرف میں موجود تھیں گویا کہ اب یہ ایک مستقل کتاب ہے اور یہ ایک باضابطہ طور پر بطور نصاب بعض مدارس میں پڑھائی جاتی ہے ۔ کتاب میں مشکل عبارات کی وضاحت کو اشعار سے آسان بنایا گیا ہے اور تمارین کا حل بھی پیش کیا گیا ہے۔

الترویح لحل التوضیح و التلویح:

وفاق المدارس العربیہ درجہ عالیہ کے نصاب سے متعلق علم ا صول فقہ کی کتاب 'التوضیح و التلویح' کی تشریحات و توضیحات سے متعلق یہ کتاب 'الترویح لحل التوضیح والتلویح ' بہت اہمیت کی حامل ہے۔کیونکہ علم اصول فقہ استنباط احکام کےلیے ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کی بدولت قرآن و سنت کو سمجھنا سمجھانا آسان ہو جاتا ہے۔ درس نظامی کے نصاب میں یہ کتاب ساتویں سال میں پڑھائی جاتی ہے۔ کتاب میں عربی عبارات کو اعراب لگا کر آسان بنا یا گیا ہے ، اشکالات کے مدلل جواب دیئے گئے ہیں۔اور آسان اردو ترجمہ کے ساتھ وضاحت کی گئی ہے۔ جیسے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔حامدا للہ تعالیٰ اولا و ثانیا و لعنان الثناء الیہ ثا نیا وعلیٰ افضل رسلہ محمد و آلہ مصلیا وفی حلیۃ الصلوات مجلیا و مصلیا الی اخرہ[18]۔

(ابتدا کرتا ہوں اس حال میں کہ برکت حاصل کرنے والا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے اور ابتدا کرتا ہوں میں اس حال میں کہ میں تعریف کرنے والا ہوں اللہ تعالیٰ کی میں پہلی مرتبہ اور دوسری مرتبہ اور تعریف کی لگام کو اس کی طرف پھیرنے والا ہوں اور اس کے رسولوں میں سے افضل رسول پر جو کہ محمد ﷺ ہیں اور آپ ﷺ کی اولاد پر درود سلام بھیجنے والا ہوں اور درود و سلام کے میدان میں پہلے نمبر پر اور دوسرے نمبر پر آنے والا ہوں۔

مصباح الحکمۃ شرح اردو ھدایہ الحکمہ :

یہ کتاب درس نظامی میں پڑھائی جانے والی کتاب ہے جو کہ فن فلسفہ و حکمت کے عنوان پر لکھی گئی ہے فن فلسفہ و حکمت کی اہمیت و عظمت اہل علم کے ہاں مسلم ہے اس کے ساتھ ساتھ اس فن کا مشکل ہونا زبان زد عام ہے۔ھدایۃ الحکمہ کی اردو شرح مصباح الحکمہ کے نام سے انتہائی آسان اسلوب کے ساتھ لکھا جاناطلبا کے لیے نہایت مفید ہے۔ درس نظامی کے طلبا کے لئے علوم حکمت و فلسفہ کی

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp: 57-70
ISSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

اہمیت بیان کی گئی ہے اور مصباح الحکمۃ اردو شرح ہدایہ الحکمہ میں جن امور کا خصوصیت سے اہتمام کیا گیا ہے ان میں معتدل عبارت کا سلیس ترجمہ ،عام فہم حل، مشکل مقامات کی وضاحت تقریر کی صورت میں کہیں کہیں شریعی نقطہ نظر سے مختصر تبصرہ اور اس فن حکمت و فلسفہ کو جاننے کے لیے ابتدائی چیزیں جن میں حکمت ،فلسفہ کا لغوی و اصطلاحی معنی ،اقسام ،موضوع ،غرض و غایت تاریخ حکمت و فلسفہ وغیرہ کا جاننا ضروری قرار دیاہے ہدایہ الحکمہ کتاب کے مصنف کے حالات و واقعات پر بھی مختصرا روشنی ڈالی ہے۔ عبارت کو سلیس ترجمہ آسان انداز بیان اور مشکل مقامات کی وضاحت بذریعہ تمہیدات سے آسان بنایا گیا ہے۔

اصلاحی مضامین و خطبات و مقالات :

اصلاحی مضامین میں حضرت مفتی عبدالقادرؒ صاحب کے اصلاح معاشرہ کے لیے لکھے گئے مضامین شامل ہیں جبکہ اصلاحی خطبات و مقالات میں ایسے خطبات و مواعظ جو انہوں نے مختلف مقامات پر مختلف عنوانات کے تحت بیان فرمائے ۔ان اصلاحی مضامین اور خطبات و مقالات کو کتابی صورت میں یکجا کرکے پیش کرنا اہم کارنامہ ہے۔

اصلاحی مضامین از مولانا مفتی عبدالقادرؒ:

اصلاحی مضامین سے معنون کتاب میں سوانحی خاکہ ،فہم قرآن ،فہم حدیث ،تذکرہ اسلاف ،فقہی مضامین اور مسائل اور ان کا حل جیسے عنوانات زیب قرطاس ہیں فہرست عنوانات میں ان چھ بڑے عنوانات میں سے ہر عنوان کے تحت ذیلی عنوانات دئیے گئے ہیں اور یہ کتاب ۳۱۹ صفحات پر مشتمل ہے۔کتاب کو واقعات ، حکایات اور اقوال سے اہمیت بیان کی گئی ہے اور قرآنی آیات ترجمہ ، تفسیر کے ساتھ شان نزول بھی بیان کیا گیا ہے۔ کہیں بات کو آسان بنانے کے لیے اشعار بھی ملتے ہیں۔جیسے

ہر تمنا دل سے رخصت ہو گئی   اب تو آ جا اب تو خلوت ہو گئی

اس شعر میں اللہ تعالیٰ سے ہی درخواست ہے کہ اے اللہ میں نے دل کو دنیا کی محبتو ں سے خالی کر دیا اور دل میں خلوت ہو گئی ہے اس لیے اب تو آ جا[19]۔

اصلاحی خطبات و مقالات :از مولانا مفتی عبدالقادرؒ:

اصلاحی خطبات و مقالات میں حضرت مفتی عبدالقادر صاحب کے چند خطبات اور مقالات ہیں جو انہوں نے اصلاح معاشرہ کے لیے مختلف جگہوں پر بیان فرمائے ۔کتاب کے شروع میں ایک اجمالی فہرست کے عنوان سے اس کتاب کے بڑے عنوانات بیان کیے ہیں ان عنوانات میں مختصر حالات ،خطبات و مقالات ،تعلیم و تزکیہ ،فضائل و فوائد اور احکام و مسائل کے عنوانات کے تحت خطبات و مقالات درج ہیں۔کتاب میں

دی گئی عبارات عنوان سے مطابقت رکھتی ہیں ،قرآن و حدیث سے استدلال کیا گیا ہے۔اور فضائل سے بات کو پر تاثیر بنایا گیا ہے۔

دار العلوم کے کتابچوں کا تعارف:

دار العلوم عیدگاہ کبیروالا کے جید علماء کرام اور مشائخ نے جہاں اصلاح معاشرہ اور لوگوں کی فلاح کے لیے بڑی کتابیں مختلف عنوانات کے تحت تحریر کی ہیں وہیں کتابچے بھی مختلف موضوعات پر لکھے گئے ہیں ان میں سے زیادہ تر کتابچے محی السنۃ حضرت مولانا مفتی عبدالقادر ؒ کے مواعظ اور مضامین ہیں حضرت مفتی صاحب ان بزرگوں میں سے تھے ان کی ہر بات دلوں پر اثر انداز ہوتی تھی اور لوگ راہ عمل پر گامزن ہوتے تھے ۔فضیلت علم مع کلمات حکمت ،رحمت کائنات ﷺ،عظمت حبیب ﷺ، تاجدار ختم نبوت ﷺ، طہارت القلوب مع علامات قیامت، نماز تہجد،فضائل و مسائل ، مصائب اور ان کا علاج مع علم دین سیکھئے ، صحبت صالح، ثمرات صدقہ مع جوامع الکلم ، قربانی ایک عظیم عبادت، محرم الحرام کے فضائل و احکام،رمضان المبارک کی قدر کریں،دل صاف رکھئیے ،انسانی دشمن مع کلمات حکمت،مسواک کی شرعی حیثیت اور ماہنامہ تذکرہ دار العلوم کے عنوانات پر کتابچے لکھے گئے ہیں۔جن کو اصلاحی اور عام فہم انداز میں تحریر کیا گیا ہے۔

دار العلوم کے شائع شدہ فتاویٰ جات:

دار العلوم عیدگاہ کبیروالا جہاں درس و تدریس اور اہل اسلام کے لیے اصلاحی پہلو لیے ہوئے ہے ۔وہیں یہ ادارہ اپنے شعبہ دار الافتا ء کے ذریعے لوگوں کو فقہی مسائل کے حل میں کوشاں دکھائی دیتا ہے جہاں قران و سنت کی روشنی فقہ حنفی کے مطابق پیش آنے والے مسائل کا حل کیا جاتا ہے ۔دار العلوم عیدگاہ کبیروالا میں فتوٰی کا کام حضرت مولانا مفتی علی محمد صاحب سے شروع ہوا عوام الناس کسی بھی مسئلہ کے حل کےلیے علاقہ کی اس عظیم دینی درسگاہ کا رخ کرتے ۔حضرت علی محمد صاحب کے بعد حضرت مفتی عبدالقادر صاحب اس منصب پر فائز رہے۔ حضرت مفتی عبدالقادر صاحب کے پاس دار الافتاء کی مستقل ذمہ داری شعبان ۱۳۹۴ھ سے لے کر مرض وفات ۱۸ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ تک مسلسل رہی اس دوران ہزار ہا فتاویٰ جات حضرت کی تصدیق اور تحریر سے گزرے نقل شدہ فتاویٰ جات کی تعداد ۱۳ ہزار سے متجاوز ہے یہ وہ تعداد ہے جنکو نقل کیا گیا جبکہ غیر منقولہ فتاویٰ جات اس کے علاوہ ہیں۔ حضرت اقدس مفتی عبدالقادر ؒ کے بعد حضرت مولانا مفتی حامد حسن صاحب دار الافتاء کے صدر کی حیثیت سے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ دار العلوم سے شائع ہونے والے فتاویٰ جات میں جہاں عوام الناس کی روز مرہ کی زندگی سے تعلق رکھنے والے مسائل کا حل پیش کیا ہے وہیں جدید دور

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp: 57-70
ISSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

کےمسائل کے بارے میں شرعی احکام سے روشناس کرایا جاتاہے۔ اور اس سے مسلمانوں کو جدید فقہی مسائل پر اس عظیم ادارہ کی علمی و روحانی شخصیات کی آراء میسر ہوتی ہے۔ دارالعلوم سے جاری ہونے والے فتاویٰ جات کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ ان میں سے کچھ فتاویٰ جات شائع ہوکر باقاعدہ طور پر کتابی صورت میں منظر عام پر آرہے ہیں جبکہ باقی زیر طبع ہیں۔جدید فقہی مسائل پر فتاویٰ جات کی تعداد بھی کافی زیادہ ہے۔جن میں خاندانی منصوبہ بندی کرنا، مرد ڈاکٹر کا عورتوں کی تشخیص ،بذریعہ موبائل روضہ اطہر پر سوء ادبی ہے ،بینک سے کاروبار کےلیے سود پر قرض لینا، ناجائز مال کمانا اور توبہ کرنا، بینک میں رکھی جانے والی رقم کا حکم ،بیمہ کمپنی کی رقم سود ہے۔ انعامی بانڈز اور لکی سکیمیں ،اخبارات میں قرآنی آیات و احادیث کا شامل ہونا۔ مشینی ذبیحہ سے متعلق شرعی احکامات ،انسانی اعضاء کی پیوند کاری جیسے مسائل پرفتاویٰ جات ملتے ہیں۔جیسے مشینی ذبیحہ کے متعلق حضرت مفتی حامد حسن صاحب نے اس انداز میں وضاحت فرمائی ہے ۔

سوال : مشینی ذبیحہ سے متعلق شرعی احکاما ت کیا ہیں؟

جواب:ذبح کے نت نئے طریقے ایجاد ہو رہے ہیں۔ دیار غیر میں رہنے والے لوگ مشینی ذبح کا جو طریقہ بتاتے ہیں وہ یہ

ہے کہ مرغیاں وغیرہ ایک لین میں کھڑا کرکے بجلی کا ارتھ چھوڑا جاتا ہے جس سے مرغی وغیرہ بھاگ نہیں سکتی

اوپر سے بلیڈ گرتاہے جس سے جانوروں کی گردنیں جدا ہو جاتیں ہیں مذکورہ طریقہ قابل غور ہے۔

اول: ذابح مسلم یا کتابی ہو، دوم: بلیڈ چلاتے وقت تسمیہ پڑھے واضح ہو کہ تسمیہ صرف موجود جانوروں کےلیے معتبر ہوگی دوسرے جانوروں کےلیے دوسرے تسمیہ ضروری ہے۔ سوم: ذبح کے وقت جانور کی حیات یقینی ہو بجلی کے ارتھ کی وجہ سے حیات ختم نہ ہوئی ہو۔ چہارم : طبعی طور پر دم مسفوح خارج ہوجائے ،بجلی کے ارتھ کی وجہ سے خون بند نہ ہو جائے گا۔ پنجم: متعینہ عروق کٹنے کی وجہ سے موت واقعہ ہو، مذکورہ بالا شرائط کے پائے جانے کی صورت میں ذبیحہ حلال ہوگی لیکن بایں ہمہ یہ عمل مکروہ ہوگا۔ مذکورہ بالا مشینی ذبح کے علاوہ کوئی دوسرے طریقے ہیں تو ان کے سامنے آنے پر غور کیا جائے گا۔[20]

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp: 57-70
ISSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

متفرق موضوعات پر لکھی جانے والی کتب:

دار العلوم عیدگاہ کبیروالا کے جید علماء کرام نے جہاں درس نظامی ، مختلف مقالات اور اصلاحی مضامین اور مختصر کتابچے تصنیف فرمائے ہیں وہیں مختلف موضوعات پر لکھی گئی کتابوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہیں ان میں سے کچھ کتابیں تصنیف ہو چکی ہیں اور کچھ زیر طبع ہیں۔

ایمان افروز بیانات:(جلد اول)

کتاب ایمان افروز بیانات میں حضرت مولانا مفتی عبدالقادر ؒ صاحب کے بیانات ہیں جوکہ مختلف عنوانات پر مشتمل ہے یہ کتاب ۲۵۷ صفحات پر مشتمل ہے جس میں سات عنوانات کے تحت بیانات تحریر کیے گئے ہیں جن میں ایمان کی قدروقیمت ،نماز کی اہمیت ، سرور کائنات ﷺ ، محرم الحرام کے فضائل و احکام ماہ صفر اور جاہلانہ خیالات و رسومات ، دل صاف رکھئے ، جنت کے حسین نظارے عنوانات کے تحت ذیلی عنوانات میں کتاب تحریر فرمائی ہےکتاب میں آیات و احادیث اور عربی عبارات پر اعراب اور فضائل سے آسان بنایا گیا ہے۔ کتاب کو جدید طرز تحریر کے مطابق لکھا گیا ہے۔ جس میں حوالہ جات کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

تحفۂ زکوٰۃ وصدقات:

کتاب تحفہ زکوٰۃ و صدقات حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب کی لکھی ہوئی کتاب ہےجس میں زکوٰۃ و صدقات کی اہمیت اور دنیا وآخرت میں اس پر اللہ تعالی کی طرف سے ثمرات کو بیان کیا گیا ہے حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب کی یہ کتاب ۱۱۱ صفحات پر مشتمل ہے جس کو موضوع سے متعلق مختلف عنوانات کے تحت لکھا ہے اور اس میں ذیلی عنوانات دے کر قار ی کے لئے عام فہم اورآسان بنایا گیا ہے حضرت کی یہ کتاب فضائل ، مسائل ، وعیدات ، واقعات اور احکام کا حسین مجموعہ ہےکتاب میں معاشرے میں پائے جانے والی غلط فہمیاں کا ازالہ کیا گیا ہے ۔ کتاب آسان انداز بیان اور جدید طرز تحریرکو مدنظر رکھ کر حوالہ جات سے مزین کیا گیا ہے۔

خلاصہ تحقیق:

تجزیاتی مطالعہ کے بعدمیں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ دارالعلوم عید گاہ کبیروالاکی تصنیفی خدمات کے بے شمار فوائد برآمد ہو رہے ہیں۔جن میں عوامی سطح پر اہم مسائل تک آگاہی اور دینی مدارس کو بے حد فائدہ پہنچا ہے لیکن یہ امر خصوصی طور پر قابل ذکر ہے کہ عظیم قدیمی درس گاہ کی چند تصانیف پر نظر ثانی کی گنجائش پید ا ہو گئی ہے تاکہ ان تصانیف کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جا سکے۔ کتابوں میں دور جدید کے طرز تحریر کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر حوالہ جات اور ان کی ابوابندی

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp: 57-70
ISSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

کی کوئی صورت بنائی جائے تو اس سے طلباء اور عام پڑھنے والوں کے لئے بھی آسانی ہو جائے گی ۔ دار العلوم عیدگاہ کبیروالا کی کتابوں کو دور جدید کی تحقیق سے ہم آہنگ کرنا ضروری ہے تاکہ اس کے مستفیدین زیادہ سے زیادہ ہو سکیں ۔ اگر اس کام کےلیے ادارہ سے محققین کی ایک ٹیم تشکیل دی جائے تو ان تصنیفات کے معیار کو عالمی سطح تک لے جایا جا سکتا ہے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے اس دور میں اگر ان کتابوں کو انٹر نیٹ پر لایا جائے تو اس سے ہر خاص و عام تک ان کی رسائی ممکن ہو سکے گی۔

حوالہ جات

1 ۔ افریقی ،جمال الدین ابن منظور ،لسان العرب (دار صادر، بیروت ۱۴۱۴ھ)ص: ۲۱۶۔
2 ۔ یاقوت حموی،معجم الادباء (دارالغرب اسلامی ،بیروت ۱۹۹۳ء)ص:۱۰، ۱۰۳ ۔
3 ۔ ثعلبی ،فقہ اللغہ (احیا ء الثرات العربی ۲۰۰۲ء)ص: ۳۰۱۔
4 ۔ محمد شعیب اللہ خان مفتاحی، مفتی، اسلامی مدارس کا نصاب و نظام (شعبہ تحقیق و اشاعت الجامعہ الاسلامیہ ، بنگلور ۱۴۳۲ھ) ص: ۳۲۔
5 ۔ ابن ماجہ،محمد بن یزید، السنن (الریاض ،دارالسلام للنشر والتوزیع ،۲۰۰۹ء) ص:۴۳،رقم الحدیث: ۲۲۹۔
6 ۔ نذر احمد، حافظ، جائزہ مدارسِ عربیہ اسلامیہ(فیصل آباد، چشتیہ ٹرسٹ، ۱۹۶۰)ص ۴۳۳۔
7 ۔ ایضا،ص ۴۳۳۔
8 ۔ مسلم سجاد ،منصور خالد ،شرکت پرنٹنگ پریس نسبت روڈ لاہور، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز لفر چیمبرز، بلاک ۱۹ اسلام آباد ۱۹۸۶ء ، ۱۹۹۶،۱۹۹۲
9 ۔ ابن العماد حنبلی ،شذرات الذھب (دار ابن کثیر دمشق ۱۹۸۶ء) ص:۳، ۱۸۱۔
10 ۔ ابوالحسن علی حسنی ندوی ،سید مولانا ،دینی عربی مدارس کا تعلیمی تربیتی اور وطنی کردار (لکھنؤ،شعبہ نشر و اشاعت ندوۃ العلماء)ص:۱۰۔
11 ۔ ندوی، ابوالحسن، عربی مدارس کا تعلیمی و تربیتی اور وطنی کردار ،ص ۱۰
12 ۔ ایضا ص ۱۲،۱۱۔
13 ۔ صدیقی ،بختیار حسین ،برصغیر پاک و ہند کے قدیم عربی مدارس کا نظام تعلیم (لاہور،ادارہ ثقافت اسلامیہ ،بار اول ۱۹۸۲ء) ص ۲: ۔
14 ۔ حسن ابراہیم حسن،تاریخ الدولۃ الفاطمیہ(طبع قاہرہ) ص: ۳۲۹ ۔
15 ۔ ابن اثیر، الکامل فی التاریخ: ص: ۷۷/۱۰۔
16 ۔ نذر احمد، جائزہ مدارس عربیہ اسلامیہ،ص: ۴۶۸۔
17 ۔ ایضاً، ص: ۴۴۲۔
18 ۔ شرکاء دورہ حدیث،فیضان دارالعلوم کی حسین یادیں،۲۰۱۵ء، ص۶۴۔
19 ۔ عبدالرؤف مفتی ، اصلاحی مضامین از مولانا مفتی عبدالقادر (ادارہ تالیفات اشرفیہ 1426ھ)ص ۳۱
20۔ حامد حسن ،مفتی ،فتاویٰ جات دارالعلوم، رجسٹر فقہی مقالہ جات، 2012ءص ۲۳

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp: 57-70
ISSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

مصادر و مراجع

القرآن الحکیم۔

1. ابن سبکی ،طبقات الشافعیہ،ہجر اللطباعۃ و النشر والتوزیع ۱۴۱۳ھ۔
2. ابن فارس، مقاییس اللغہ، دار الکتب العلمیہ بیروت۔
3. ارشاد احمد ،مولانا، شیخ الحدیث، ارشاد النحو ،اردو شرح ہدایہ النحو،ادارۃ التصنیف دارالعلوم کبیروالا، 2005۔
4. ارشاد احمد ،مولانا، شیخ الحدیث، علم الصرف جدید ، ادارۃ التصنیف دارالعلوم کبیروالا، 2011۔
5. ارشاد احمد ،مولانا ،تحفہ زکوٰۃ و صدقات ،جامعہ دارالعلوم عیدگا ہ کبیروالا، رمضان المبارک 1437ھ
6. افریقی ،جمال الدین ابن منظور ،لسان العرب ، دار صادر ، بیروت ۱۴۱۴ھ
7. بخاری ،محمد اکبر شاہ،اصلاحی خطبات و مقالات ،مفتی عبدالقادر۔
8. جلال پوری ،محمد لقمان، لحل التوضیح والتلویح ، مکتبہ الحسنین عنایت پور جلال پور پیروالا،1433ھ ۔
9. مصباح الحکمہ ،شرح اردو ہدایہ الحکمہ ، مکتبہ مدینہ لاہور ،2008۔
10. شرکاء دورہ حدیث فیضان دارالعلوم کی حسین یادیں۔
11. الشعرانی ،عبدالواہاب بن احمد، الطبقات الکبریٰ المعروف بہ لواقح الأنوار في طبقات الأخیار ، مکتبہ محمد الملجی مصر
12. عبدالقادر، مفتی ،عبدالرؤف مفتی ، اصلاحی مضامین ،ادارہ تالیفات اشرفیہ 1426ھ
13. عبدالقادر، مفتی ،بخاری محمد اکبر شاہ، اصلاحی خطبات و مقالات ، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
14. حامد حسن ،مفتی ،فقہی مقالہ جات، دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا۔
15. عبدالقادر مفتی ،مولانا، مسواک کی شرعی حیثیت ، مبین ٹرسٹ اسلام آباد
16. ایضاً،اصلاحی خطبات ومقالات ،ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان،جمادی الاولیٰ جون
17. ندوی، ابوالحسن علی ، سید مولانا، مدارس اسلامیہ ،سید احمد شہید اکیڈمی بریلی یوپی۔
18. نذر احمد، حافظ، جائزہ مدارسِ عربیہ اسلامیہ، چشتیہ ٹرسٹ فیصل آباد، ۱۹٦۰ء۔